



Aghaaz Info Media System (AIMS)

<https://aghaaz.ca>

<https://www.youtube.com/@aghaaz>

<https://www.tiktok.com/@aghaazinfo>

<https://x.com/AghaazInfo> | <https://www.facebook.com/AghaazInfoMedia>

<https://www.instagram.com/aghaazinfomedia/>

<https://www.linkedin.com/company/aghaazmedia/>

ID: 9-26/AIMS

April 9, 2026

فکر و نظر

نیٹو، کوآڈ اور ابھرتے ہوئے عالمی سکیورٹی ڈھانچے: بدلتے عالمی نظام میں تزویراتی اتحادوں کا جامع تجزیہ۔

لطیفہ نذیر محقق، معلم، مصنف حیو، مین، کنیڈین اسوسی ایشن آف جرنلسٹ اینڈ میڈیا پرو فیشنل، ٹورنٹو، اونٹاریو، کینیڈا۔

<https://www.canadianjournalists.ca/>

اسرار احمد مدیر اعلیٰ، رسالہ آغاز، ادیب، صحافی، سماجی خدمتگار، سرگودھا، پنجاب، پاکستان۔

Running title: transatlantic security, Indo-Pacific geopolitics, strategic partnerships vs alliances

Keywords: QUAD vs NATO, global security architectures, emerging alliances

Correspondence: Taha Nazir PhD, Journalist Researcher and Adjunct Professor, Thomson

Reuters - ID N-5730-2015 | ORCID ID - orcid.org/0000-0002-5308-6798 | <https://tahanazir.com>

Conflict of interest: Author accepts all potential conflict of interest.

Funding: The authors received no direct funding.

Ethics approval: No ethical approval needed for this work.

Consent for publication: Author is agreed to publish this article.



خلاصہ

نیٹو اور کوآڈ جدید عالمی سکیورٹی کے دو مختلف مگر تکمیلی ماڈلز کی نمائندگی کرتے ہیں۔ ایک طرف نیٹو ایک مضبوط اور منظم فوجی اتحاد ہے، جبکہ کوآڈ ایک لچکدار اور غیر رسمی شراکت داری ہے۔ یہ دونوں مل کر ایک کثیر سطحی سکیورٹی نظام تشکیل دیتے ہیں جو جدید عالمی چیلنجز کے مطابق ڈھل رہا ہے۔ عالمی سکیورٹی کا نظام تیزی سے تبدیل ہو رہا ہے اور اب دنیا صرف روایتی فوجی اتحادوں تک محدود نہیں رہی بلکہ مختلف نوعیت کے اتحاد اور شراکت داریاں ایک ساتھ موجود ہیں۔ اس تناظر میں North Atlantic Treaty Organization اور Quadrilateral Security Dialogue دو اہم مثالیں ہیں جو جدید عالمی سکیورٹی کے مختلف ماڈلز کو ظاہر کرتی ہیں۔ ایک طرف نیٹو ایک مضبوط، باقاعدہ اور معاہدے پر مبنی فوجی اتحاد ہے، جبکہ دوسری طرف کوآڈ ایک لچکدار اور غیر رسمی شراکت داری ہے جو خاص طور پر انڈوپیسفک خطے میں توازن قائم کرنے کے لیے کام کرتی ہے۔ یہ دونوں ڈھانچے اس بات کی نمائندگی کرتے ہیں کہ دنیا میں سکیورٹی کا تصور کس طرح تبدیل ہو چکا ہے۔



نیٹو کی بنیاد ایک واضح اصول پر رکھی گئی ہے جس کے مطابق کسی ایک رکن پر حملہ تمام ارکان پر حملہ تصور کیا جاتا ہے۔ اس اتحاد کے پاس ایک منظم فوجی کمان، مشترکہ دفاعی حکمت عملی، اور مضبوط ادارہ جاتی ڈھانچہ موجود ہے، جس کی وجہ سے یہ ایک مؤثر دفاعی نظام کے طور پر کام کرتا ہے۔ اس کے مقابلے میں کوآڈ ایک ایسا پلیٹ فارم ہے جو رسمی معاہدے کے بجائے باہمی تعاون، سفارت کاری اور مشترکہ مفادات پر مبنی ہے۔ اس میں شامل ممالک اپنی انفرادی طاقت اور وسائل کو استعمال کرتے ہوئے خطے میں استحکام پیدا کرنے کی کوشش کرتے ہیں، جس سے اسے زیادہ لچکدار اور حالات کے مطابق ڈھلنے والا اتحاد بنایا گیا ہے۔

جدول: نیٹو اور کواڈ کا تقابلی تزویراتی و ادارہ جاتی تجزیہ

تزویراتی پہلو	نیٹو (NATO)	کواڈ (QUAD)
ادارہ جاتی نوعیت	باضابطہ اور معاہداتی فوجی اتحاد	غیر رسمی اور کثیر الجہتی تزویراتی شراکت
قانونی و تنظیمی بنیاد	شمالی اوقیانوسی معاہدہ (1949) اور اجتماعی دفاعی فریم ورک	مشترکہ مفادات، سفارتی تعاون اور اسٹریٹجک ہم آہنگی
دفاعی و فوجی کردار	اجتماعی دفاع، عسکری انضمام اور مشترکہ کمانڈ نظام	محدود عسکری تعاون، بحری سلامتی اور سکیورٹی اشتراک
فیصلہ سازی کا طریقہ	نسبتاً منظم اور ادارہ جاتی	زیادہ لچکدار اور انقل رائے پر مبنی
جغرافیائی و تزویراتی دائرہ	یورپ، شمالی امریکا اور بحر اوقیانوس	انڈو-پیسفک خطہ اور بحری راستے
بنیادی تزویراتی مقصد	رکن ممالک کا اجتماعی دفاع اور علاقائی استحکام	خطے میں طاقت کے توازن اور آزاد و کھلے انڈو-پیسفک کا فروغ
چین سے متعلق نقطہ نظر	بالواسطہ تزویراتی توجہ	چین کے بڑھتے ہوئے اثر و رسوخ کا تزویراتی توازن
لچک اور توسیعی صلاحیت	محدود، معاہداتی تقاضوں کے تابع	زیادہ، بدلتے جغرافیائی حالات سے مطابقت پذیر

جدید عالمی سکیورٹی میں ایک اہم تبدیلی یہ بھی ہے کہ اب ممالک صرف ایک ہی اتحاد پر انحصار نہیں کرتے بلکہ مختلف سطحوں پر مختلف شراکت داریاں قائم کرتے ہیں۔ اس رجحان کو ”ملٹی لیئرڈ سکیورٹی آرکیٹیکچر“ کہا جاسکتا ہے، جہاں ایک ہی وقت میں رسمی اتحاد، غیر رسمی شراکت داریاں، علاقائی تنظیمیں اور موضوعاتی گروپس ایک ساتھ کام کرتے ہیں۔ اس سے ممالک کو زیادہ اختیارات ملتے ہیں لیکن اس کے ساتھ ساتھ پیچیدگی بھی بڑھ جاتی ہے۔



اس نئے نظام میں طاقت کا تصور بھی تبدیل ہو چکا ہے۔ اب صرف فوجی طاقت ہی اہم نہیں بلکہ معاشی، تکنیکی اور سفارتی اثر و رسوخ بھی برابر اہمیت رکھتے ہیں۔ نیٹو زیادہ تر فوجی طاقت اور دفاعی حکمت عملی پر انحصار کرتا ہے، جبکہ کواڈ معاشی تعاون، ٹیکنالوجی اور سفارت کاری کے ذریعے اپنا اثر بڑھاتا ہے۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ جدید سکیورٹی کا تصور زیادہ وسیع اور کثیر جہتی ہو گیا ہے، جہاں طاقت کے مختلف عناصر ایک دوسرے کے ساتھ مل کر اثر انداز ہوتے ہیں۔

روایتی اتحاد + پکدار شرائط + علاقائی تعاون → کثیر سطحی سکیورٹی نظام → عالمی توازن

یہ ماڈل واضح کرتا ہے کہ جدید دنیا میں مختلف قسم کے اتحاد ایک دوسرے کے ساتھ مل کر ایک متوازن نظام بناتے ہیں۔ اس کے نتیجے میں ممالک اپنے مفادات کے مطابق مختلف اتحادوں میں شامل ہو کر اپنی پوزیشن مضبوط کر سکتے ہیں، لیکن اس کے ساتھ ساتھ مختلف اتحادوں کے درمیان ہم آہنگی پیدا کرنا ایک چیلنج بھی بن جاتا ہے۔

جدول: ابھرتے ہوئے کثیر سطحی عالمی سکیورٹی نظام کے بنیادی ڈھانچے اور خصوصیات

تزویراتی کردار	بنیادی خصوصیات	ادارہ جاتی نوعیت	سکیورٹی ڈھانچہ
اجتماعی دفاع، عسکری انضمام اور طویل المدتی استحکام	مضبوط، مستقل اور قانونی بنیاد پر قائم	معاهداتی اور ادارہ جاتی	رسمی اتحاد
تزویراتی ہم آہنگی، فوری ردِ عمل اور مشترکہ مفادات کا تحفظ	متحرک، کم پابندیوں پر مبنی اور ضرورت کے مطابق تشکیل پذیر	پکدار اور غیر معاهداتی	غیر رسمی شرائط داریاں
علاقائی استحکام، تنازعات کے انتظام اور تعاون کا فروغ	مقامی سکیورٹی، سیاسی اور اقتصادی چیلنجز پر مرکوز	جغرافیائی و علاقائی فریم ورک	علاقائی اتحاد
ابھرتے ہوئے خطرات کے حل اور تخصصی تعاون کی تقویت	مخصوص خطرات یا چیلنجز (سائبر سکیورٹی، انسداد دہشت گردی، بحری سلامتی وغیرہ) پر توجہ	مخصوص اہداف اور شعبہ جاتی تعاون	موضوعاتی یا مسئلہ - مرکوز اتحاد

مفہومی ماڈل:

عالمی تزویراتی توازن → کثیر سطحی سکیورٹی نظام → روایتی اتحاد + پکدار شرائط داریاں + علاقائی تعاون

یہ ماڈل ظاہر کرتا ہے کہ عصر حاضر میں عالمی سلامتی کا نظام واحد اتحاد پر مبنی نہیں بلکہ مختلف سطحوں کے متوازی اور باہم مربوط ڈھانچوں پر مشتمل ہے، جو اجتماعی طور پر عالمی توازن اور تزویراتی استحکام تشکیل دیتے ہیں۔

ایک اور اہم پہلو یہ ہے کہ اب سکیورٹی صرف فوجی خطرات تک محدود نہیں رہی۔ سائبر حملے، معلوماتی جنگ، ماحولیاتی مسائل اور معاشی عدم استحکام جیسے عوامل بھی سکیورٹی کے دائرے میں شامل ہو چکے ہیں۔ اس لیے جدید اتحادوں کو اپنی حکمت عملی کو وسیع کرنا پڑ رہا ہے تاکہ وہ ان نئے چیلنجز سے نمٹ سکیں۔ نیٹو نے بھی اب اپنی توجہ سائبر سکیورٹی اور ہائبرڈ خطرات کی طرف مبذول کی ہے، جبکہ کوآڈ ٹیکنالوجی، سمندری سکیورٹی اور اقتصادی تعاون پر زور دیتا ہے۔

اس کے علاوہ عالمی طاقت کا توازن بھی بدل رہا ہے، جس میں ایشیا کی اہمیت بڑھتی جا رہی ہے۔ اس تناظر میں کوآڈ جیسے اتحاد زیادہ اہم ہو گئے ہیں کیونکہ وہ ایک ایسے خطے میں کام کرتے ہیں جو مستقبل میں عالمی سیاست اور معیشت کا مرکز بن سکتا ہے۔ اس کے مقابلے میں نیٹو اب بھی یورپ اور شمالی امریکا میں سکیورٹی کا بنیادی ستون ہے، لیکن اسے اپنی اہمیت برقرار رکھنے کے لیے نئے حالات کے مطابق خود کو ڈھالنا ہو گا۔

مزید برآں، یہ بھی دیکھا جا رہا ہے کہ ممالک اب مستقل اتحادوں کے بجائے ”مسئلہ پر مبنی اتحاد“ (issue-based alliances) ”کو ترجیح دے رہے ہیں۔ یعنی وہ کسی ایک مخصوص مسئلے جیسے کہ دہشت گردی، سائبر سکیورٹی یا توانائی کے لیے مختلف ممالک کے ساتھ تعاون کرتے ہیں۔ اس سے عالمی سکیورٹی کا نظام زیادہ لچکدار ہو جاتا ہے لیکن اس میں مستقل مزاجی کی کمی بھی پیدا ہو سکتی ہے۔

یہ تمام عوامل ظاہر کرتے ہیں کہ عالمی سکیورٹی کا نظام اب ایک متحرک، پیچیدہ اور مسلسل بدلنے والا نظام بن چکا ہے۔ اس میں روایتی اور جدید دونوں قسم کے اتحاد ایک ساتھ موجود ہیں اور ہر ایک کا اپنا کردار ہے۔ اس نظام میں کامیابی اسی صورت ممکن ہے جب مختلف اتحاد ایک دوسرے کے ساتھ ہم آہنگی پیدا کریں اور مشترکہ چیلنجز کا حل کر مقابلہ کریں۔

نتیجہ

آخر میں یہ کہا جاسکتا ہے کہ جدید عالمی سکیورٹی کا دارومدار اس بات پر ہے کہ رسمی اور غیر رسمی اتحاد کس حد تک ایک دوسرے کے ساتھ ہم آہنگی پیدا کرتے ہیں۔ اگر یہ مختلف ڈھانچے ایک دوسرے کی تکمیل کرتے ہوئے مشترکہ چیلنجز کا مقابلہ کریں تو ایک مستحکم اور متوازن عالمی نظام قائم کیا جاسکتا ہے۔

سفارشات

عالمی سکیورٹی کے نظام میں ہم آہنگی پیدا کرنے کے لیے مختلف اتحادوں کے درمیان بہتر رابطہ ضروری ہے۔ ممالک کو چاہیے کہ وہ کثیر جہتی حکمت عملی اپنائیں تاکہ وہ مختلف خطرات کا مؤثر مقابلہ کر سکیں۔ اس کے علاوہ سائبر سکیورٹی، ماحولیاتی مسائل اور معاشی استحکام جیسے نئے چیلنجز پر خصوصی توجہ دی جانی چاہیے۔

مستقبل کے مجوزہ تحقیقی موضوعات

مستقبل میں تحقیق کے لیے اہم موضوعات میں کثیر سطحی سکیورٹی نظام کی موثریت، نیٹو اور کوآڈ کے باہمی تعلقات، اور ایشیا کے بڑھتے ہوئے کردار کا تجزیہ شامل ہے۔ مزید برآں، مسئلہ پر مبنی اتحادوں کی کامیابی، اور جدید خطرات کے خلاف مشترکہ حکمت عملیوں پر تحقیق بھی نہایت اہم ہو گی۔

Reference:

- Atlantic Council. (2025, June 1). For NATO in 2027, European leadership will be key to deterrence and defense. <https://www.atlanticcouncil.org/in-depth-research-reports/issue-brief/for-nato-in-2027-european-leadership-will-be-key-to-deterr>
- Center for a New American Security (CNAS). (2025, June 17). New CNAS report on next phase of Quad cooperation in Indo-Pacific. <https://www.cnas.org/press/press-release/new-cn-as-report-on-next-phase-of-quad-cooperation-in-indo-pacific>
- Khalifa University. (2024, December 31). The Quad as catalyst: Informality, minilateralism, and the latticework of Eurasian security architecture. <https://khazna.ku.ac.ae/en/publications/the-quad-as-catalyst-informality-minilateralism-and-the-latticewo/>
- NATO. (2026, April 12). Relations with partners in the Indo-Pacific region. <https://www.nato.int/en/what-we-do/partnerships-and-cooperation/relations-with-partners-in-the-indo-pacific-region>
- Rice Intelligence and Strategic Analysis. (2026, January 11). The Quad's interregnum: Dynamics and strategic shifts in Indo-Pacific security. <https://riceias.com/the-quads-interregnum/>
- Royal United Services Institute (RUSI). (2025, December 5). The future of the Euro-Atlantic security architecture. <https://my.rusi.org/resource/the-future-of-the-euro-atlantic-security-architecture.html>



ادارتی بیان (Editorial Statement)

یہ ایک تحقیقی نوعیت کا مسودہ ہے جو سائنسی انداز میں مرتب اور منظم کیا گیا ہے۔ موجودہ اور مستند معلومات تک رسائی کے لیے جدید اے آئی ٹی معاون ٹولز استعمال کیے گئے ہیں۔ ڈیجیٹل آرکائیوز، کتابیات کے ذخائر، آن لائن لائبریریاں، تحقیقی مضامین، علمی مخزن اور دائرۃ المعارف بھی اس تحقیق میں بطور ذریعہ استعمال ہوئے ہیں۔

پری پرنٹ نوٹس (Preprint Notice)

یہ مسودہ علمی گفتگو کے فروغ کے لیے زینودو، ایس ایس آر این اور ریسرچ اسکوائر جیسے پلیٹ فارمز پر بطور اشتاتی معائنہ کاری پری پرنٹ شیئر کیا گیا ہے۔ مواد تحقیق پر مبنی ہے اور رعوامی سطح پر دستیاب و قابل تصدیق ذرائع سے ترتیب دیا گیا ہے۔ قارئین سے گزارش ہے کہ اس مسودے کو ابتدائی نوعیت کا سمجھیں، جو ضرورت کے مطابق نظر ثانی کے عمل سے گزر سکتا ہے۔

پری پرنٹ نوٹس (Disclaimer)

یہ اشتاتی جانکاری کچھ نہ مقالہ عمومی علمی مباحثے کے لیے شیئر کیا جا رہا ہے۔ تحریر کی وضاحت اور تدوین میں اے آئی ٹی ٹولز سے معاونت حاصل کی گئی ہے۔ قارئین کو مشورہ دیا جاتا ہے کہ معلومات کا خود بھی جائزہ لیں اور آزادانہ طور پر تصدیق کریں۔ آپ اپنی رائے کا اظہار کر سکتے ہیں۔





© 2025 Aghaaz Info Media System (AIMS). This publication is released under the Creative Commons Attribution (CC BY 4.0) license. You are permitted to: Share: Copy and redistribute the material in any medium or format. Adapt: Remix, transform, and build upon the material for any purpose, including commercial use. These freedoms cannot be revoked if the licensing terms are followed.
License Terms: Attribution: You must provide appropriate credit to *Aghaaz Info Media System (AIMS)*, include a link to the CC BY 4.0 license, and indicate if any changes were made. Attribution must be given in a reasonable manner that does not imply endorsement by AIMS. No Additional Restrictions: You may not apply legal terms or technological measures that restrict others from exercising the permissions granted by this license.

For full license details, please refer to the Creative Commons Attribution 4.0 International License (CC BY 4.0).
